QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

علوم اسلامیہ کی تدوین نو: تصور، معاصر تقاضے اور علمی و فکری تحدیات

Reconstruction of Islamic Studies: Concept, Contemporary Requirements, and Intellectual and Academic Challenges

Hafiz Muhammad Azam Owaisi
PhD Scholar Department of Islamic Studies and Sharia
MY University Islamabad
Email: hafizowaisi490@gmail.com
Ghulam Qadir
PhD Scholar Department of Islamic Studies and Sharia
MY University Islamabad
Email: hafizqarighulamqadir@gmail.com

Abstract:
The reconstruction of Islamic sciences has emerged as one of the most significant intellectual concerns in contemporary Islamic scholarship. Rapid developments in philosophy, science, technology, and socio-cultural thought have generated new questions and challenges that require a systematic re-examination of Islamic intellectual traditions. This study aims to explore the concept of the reconstruction of Islamic sciences, examine its contemporary requirements, and analyze the major intellectual and academic challenges confronting this process. Employing a qualitative and analytical research methodology, the study investigates the theoretical foundations of reconstruction in the light of the Qur'an, Sunnah, and the established principles of Islamic scholarship. It further examines the impact of modern intellectual trends, secularism, postmodernism, digital transformation, artificial intelligence, and institutional stagnation on the development of Islamic sciences. The study argues that the reconstruction of Islamic sciences does not imply altering the immutable principles of Islam; rather, it seeks to reorganize and present Islamic knowledge in a manner that effectively addresses contemporary realities while preserving its authenticity. The paper concludes that a balanced reconstruction requires adherence to the primary sources of Islam, the objectives of Sharīʻah (Maqāṣid al-Sharīʻah), collective ijtihād, interdisciplinary research, and the constructive use of modern research tools and digital technologies. Such an approach can strengthen the relevance, vitality, and global contribution of Islamic scholarship in addressing contemporary intellectual and societal issues.

***Keywords**: Reconstruction of Islamic Sciences, Islamic Thought, Contemporary Challenges, Maqāṣid al-Sharīʻah, Collective Ijtihād, Islamic*

تمہید

اسلامی تہذیب کی فکری اور علمی روایت کی امتیازی خصوصیت یہ رہی ہے کہ اس نے ہر دور میں بدلتے ہوئے حالات اور نئے علمی و تمدنی مسائل کا قرآنِ کریم، سنتِ نبوی ﷺ اور اجتہادی اصولوں کی روشنی میں مؤثر جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اسلامی علوم کی تدوین، ارتقا اور تجدید کا یہ سلسلہ عہدِ نبوی ﷺ سے شروع ہو کر مختلف ادوار میں محدثین، مفسرین، فقہاء اور متکلمین کی علمی کاوشوں کے ذریعے مسلسل آگے بڑھتا رہا۔ اسی تسلسل نے اسلامی علمی روایت کو زندہ، متحرک اور مؤثر رکھا۔

عصرِ حاضر میں عالمگیریت، سائنسی و تکنیکی ترقی، ڈیجیٹل انقلاب، مصنوعی ذہانت، جدید فکری تحریکات، سیکولرزم، لبرلزم اور مابعد جدیدیت نے انسانی فکر اور معاشرت پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان تغیرات نے اسلامی علوم کے سامنے نئے فکری، علمی اور عملی سوالات پیدا کیے ہیں، جن کا جواب محض روایتی اندازِ پیشکش سے ممکن نہیں۔ اس تناظر

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

میں علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو ایک اہم علمی ضرورت بن کر سامنے آتی ہے، جس کا مقصد اسلامی علمی ورثے کو اس کی اصل روح اور اصولی اساس کو برقرار رکھتے ہوئے عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ انداز میں منظم، مرتب اور پیش کرنا ہے۔

یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ تدوینِ نو سے مراد اسلامی شریعت کے قطعی احکام یا بنیادی عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں، بلکہ اسلامی علوم کی تعبیر، تنظیم، تدریس اور تحقیق میں ایسے مؤثر علمی مناہج اختیار کرنا ہے جو معاصر علمی و فکری تحدیات کا مدلل اور مؤثر جواب فراہم کر سکیں۔ اس عمل میں قرآن و سنت کی مرکزیت، مقاصدِ شریعت، اجتماعی اجتہاد، بین التخصصی تحقیق اور جدید علمی وسائل سے متوازن استفادہ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

یہ مقالہ علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کے تصور، اس کے معاصر تقاضوں اور درپیش فکری و علمی تحدیات کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے، نیز اس مقصد کے حصول کے لیے ایک مناسب علمی حکمتِ عملی بھی تجویز کرتا ہے، تاکہ اسلامی علوم اپنی علمی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے معاصر دنیا میں مؤثر اور رہنما کردار ادا کر سکیں۔

مفہوم اور تصور

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کا تصور معاصر اسلامی فکر کا ایک اہم موضوع ہے، جس کا مقصد اسلامی علمی روایت کی اصولی بنیادوں کو برقرار رکھتے ہوئے اسے عصرِ حاضر کے علمی، فکری اور تمدنی تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا ہے۔ اس تصور کو صحیح طور پر سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے "تدوین" اور "تدوینِ نو" کے مفہوم کو واضح کیا جائے، تاکہ اس موضوع کی حدود اور مقاصد متعین ہو سکیں۔

تدوین کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

لغوی اعتبار سے "تدوین" عربی زبان کے لفظ "دَوَّنَ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی کسی چیز کو جمع کرنا، منظم کرنا، تحریری شکل میں محفوظ کرنا اور باقاعدہ ترتیب دینا ہیں۔ عربی لغات میں تدوین کا مفہوم مختلف منتشر مواد کو ایک منظم اور مربوط صورت میں مرتب کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اصطلاحی اعتبار سے تدوین سے مراد کسی علم کے مسائل، مباحث اور اصول کو ایک منظم علمی ترتیب کے ساتھ مرتب کرنا ہے، تاکہ وہ علم تدریس، تحقیق اور عملی استفادے کے لیے قابلِ رسائی ہو سکے۔ اسلامی علمی روایت میں حدیث، فقہ، تفسیر، اصولِ فقہ اور دیگر علوم کی تدوین اسی مفہوم کے تحت انجام پائی، جس نے اسلامی علمی سرمایہ کو محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کا مفہوم

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو سے مراد اسلامی علوم کے بنیادی مصادر یا مسلمہ اصولوں میں تبدیلی نہیں، بلکہ ان علوم کو معاصر علمی، فکری اور تمدنی تقاضوں کے مطابق نئی ترتیب، مؤثر اسلوب اور تحقیقی منہج کے ساتھ پیش کرنا ہے۔ اس عمل کا مقصد اسلامی علمی روایت کو جدید مسائل سے ہم آہنگ بنانا، اس کی افادیت کو واضح کرنا اور نئے پیش آنے والے سوالات کا مستند علمی جواب فراہم کرنا ہے۔

تدوینِ نو کا تصور درحقیقت تجدیدِ فکر اور علمی ارتقاء کا عملی مظہر ہے، جس میں اسلامی علوم کی اصل روح، نصوصِ شرعیہ کی حجیت اور امت کے مسلمہ علمی اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے تحقیق کے جدید ذرائع، علمی مناہج اور بین التخصصی مطالعات سے مثبت استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے تدوینِ نو نہ روایت سے انقطاع کا نام ہے اور نہ محض قدیم علمی ذخیرے کی تکرار، بلکہ یہ روایت اور معاصرت کے درمیان ایک متوازن علمی ربط قائم کرنے کی سنجیدہ کوشش ہے۔

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی ضرورت

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو محض ایک علمی خواہش نہیں بلکہ عصرِ حاضر کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اسلامی علوم اگرچہ اپنے مصادر، اصول اور بنیادی تعلیمات کے اعتبار سے کامل اور محفوظ ہیں، تاہم ہر دور میں پیش آنے والے نئے فکری، سماجی، معاشی اور سائنسی مسائل ان علوم کی نئی تعبیر، منظم پیش کش اور مؤثر تطبیق کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی علمی روایت میں ہر دور کے علماء نے اپنے زمانے کے حالات کے مطابق علوم اسلامیہ کی تشریح، ترتیب اور تجدید کا فریضہ انجام دیا۔ موجودہ دور میں یہ ضرورت داخلی اور خارجی دونوں عوامل کے باعث مزید نمایاں ہو چکی ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

داخلی اسباب

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی داخلی ضرورت کا تعلق خود مسلم معاشرے اور اس کے علمی نظام سے ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم میں تخصصات کی وسعت، نصابی جمود، مختلف علوم کے درمیان ربط میں کمی اور نئے مسائل پر منظم تحقیقی کاوشوں کی محدودیت جیسے عوامل پیدا ہوئے، جنہوں نے علمی ارتقاء کی رفتار کو متاثر کیا۔ مزید برآں، کلاسیکی علمی سرمایہ اگرچہ بے حد وقیع اور مستند ہے، لیکن اس کی بڑی مقدار ایسی علمی زبان اور اسلوب میں موجود ہے جو عصر حاضر کے طلبہ اور محققین کے لیے آسانی سے قابل استفادہ نہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس علمی ورثے کو اس کی اصل روح اور اصولوں کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تحقیقی اسلوب اور منظم ترتیب کے ساتھ پیش کیا جائے، تاکہ اس کی افادیت نئی نسل تک مؤثر انداز میں منتقل ہو سکے۔

خارجی اسباب

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی ضرورت کو بڑھانے والے خارجی عوامل میں عالمگیریت، جدید فلسفیانہ افکار، سائنسی ترقی، سیکولرزم، لبرلزم، ڈیجیٹل انقلاب اور بین الاقوامی علمی مکالمے کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ ان عوامل نے مذہب، قانون، اخلاق، معیشت اور انسانی حقوق سے متعلق ایسے نئے مباحث کو جنم دیا ہے جن پر اسلامی نقطۂ نظر کو منظم اور علمی انداز میں پیش کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ مزید برآں، مستشرقین اور جدید مفکرین کی جانب سے اسلامی مصادر، فقہی روایت اور حدیثی ذخیرے پر اٹھائے جانے والے علمی اعتراضات بھی اس امر کے متقاضی ہیں کہ علومِ اسلامیہ کو جدید تحقیقی مناہج سے استفادہ کرتے ہوئے مضبوط علمی استدلال کے ساتھ پیش کیا جائے، تاکہ اسلام کی علمی اور فکری جامعیت مؤثر انداز میں واضح ہو سکے۔

معاصر تقاضے

موجودہ دور میں علوم اسلامیہ کی تدوین نو کا تقاضا صرف علمی دفاع تک محدود نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کو معاصر انسانی مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنانا بھی ہے۔ مصنوعی ذہانت، حیاتیاتی اخلاقیات، ماحولیاتی تحفظ، ڈیجیٹل معیشت، بین الاقوامی قانون اور جدید مالیاتی نظام جیسے موضوعات ایسے نئے میدان ہیں جن میں اسلامی علمی رہنمائی کی ضرورت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح جدید جامعات میں بین التخصصی (Interdisciplinary) تحقیق، علمی معیار، بین الاقوامی اشاعت اور ڈیجیٹل ذرائع سے استفادہ بھی تحقیق کے لازمی تقاضے بن چکے ہیں۔ لہٰذا علوم اسلامیہ کی تدوینِ نو کا مقصد اسلامی علمی روایت کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے اس کی اصولی بنیادوں کو برقرار رکھنا اور اسے عصرِ حاضر کے علمی و فکری مسائل کے حل کے لیے زیادہ مؤثر بنانا ہے۔

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کے اصول ومبانی

علومِ اسلامیہ کی تدوین نو ایک ایسا علمی عمل ہے جس کی کامیابی مضبوط اصولی اور فکری بنیادوں سے وابستہ ہے۔ یہ عمل نہ تو محض قدیم علمی ذخیرے کی نئی ترتیب کا نام ہے اور نہ ہی جدید افکار کی غیر مشروط پیروی کا، بلکہ اس کا مقصد اسلامی علمی روایت کی اصولی اساس کو برقرار رکھتے ہوئے اسے معاصر علمی اور فکری تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا ہے۔ اسی لیے تدوین نو کے عمل میں ایسے اصول ومبانی کی تعیین ناگزیر ہے جو ایک طرف اسلامی شریعت کے بنیادی مصادر سے ہم آہنگ ہوں اور دوسری طرف عصر حاضر کے علمی مسائل کے فہم اور ان کے حل میں رہنمائی فراہم کر سکیں۔ ان اصول ومبانی کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: شرعی مبانی اور فکری مبانی۔

شرعی مبانی

علومِ اسلامیہ کی تدوین نو کے شرعی مبانی سے مراد وہ بنیادی شرعی اصول اور مآخذ ہیں جن پر اسلامی علوم کی تشکیل، تعبیر اور ارتقا کی عمارت قائم ہے۔ قرآن کریم، سنت نبوی ﷺ، اجماع امت اور اصول اجتہاد اسلامی علوم کے ایسے مسلمہ مراجع ہیں جو ہر دور میں علمی رہنمائی کا بنیادی سرچشمہ رہے ہیں۔ اس لیے تدوین نو کا ہر علمی عمل انہی شرعی مآخذ کی روشنی میں انجام پانا چاہیے، تاکہ اسلامی علمی روایت کی اصالت اور استناد برقرار رہے۔ چنانچہ تدوین نو کا مقصد شریعت کے قطعی اصولوں میں تبدیلی نہیں بلکہ ان کی روشنی میں معاصر مسائل کے لیے مؤثر اور منظم علمی رہنمائی فراہم کرنا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

فکری مبانی

علوم اسلامیہ کی تدوین نو صرف شرعی ماٰخذ تک محدود نہیں بلکہ اس کے لیے مضبوط فکری مبانی بھی ناگزیر ہیں۔ اسلامی علمی روایت عقل سلیم، تدبر، اجتہاد، تحقیق اور مقاصدِ شریعت جیسے اصولوں کو ہمیشہ اہمیت دیتی آئی ہے۔ معاصر دور میں نئے فکری، سماجی اور سائنسی مسائل کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ اسلامی علوم کی تعبیر و تطبیق میں ان اصولوں سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ تاہم یہ فکری عمل ہمیشہ قرآن و سنت، مقاصدِ شریعت اور امت کے مسلمہ اصولوں کے تابع ہونا چاہیے، تاکہ اسلامی علوم اپنی علمی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید علمی مباحث میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کو درپیش معاصر فکری و علمی تحدیات

عصر حاضر میں انسانی معاشرہ غیر معمولی فکری، سائنسی اور تمدنی تبدیلیوں سے گزر رہا ہے۔ جدید علوم، فلسفہ، ٹیکنالوجی، ذرائع ابلاغ اور عالمی تہذیبی روابط نے انسانی فکر اور طرزِ زندگی میں گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان تبدیلیوں نے جہاں علم و تحقیق کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں، وہیں اسلامی علوم کے سامنے بھی متعدد نئے سوالات اور پیچیدہ مسائل کھڑے کر دیے ہیں۔ ان حالات میں علوم اسلامیہ کی تدوین نو صرف ایک علمی ضرورت نہیں بلکہ ایک ناگزیر تقاضا بن چکی ہے، تاکہ اسلامی علمی روایت اپنی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے علمی اور فکری مسائل کا مؤثر جواب دے سکے۔

اسلامی علوم کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ ہر دور میں علماء نے اپنے زمانے کے علمی اور فکری چیلنجز کا ادراک کرتے ہوئے قرآن و سنت کی روشنی میں ان کا جواب دیا۔ تاہم موجودہ دور کی تحدیات اپنی وسعت، رفتار اور پیچیدگی کے اعتبار سے سابقہ ادوار سے مختلف ہیں۔ جدید فلسفیانہ نظریات، سیکولر فکر، مابعد جدیدیت، ڈیجیٹل انقلاب، مصنوعی ذہانت اور تعلیمی و تحقیقی اداروں کو درپیش مسائل نے علوم اسلامیہ کی تدریس، تحقیق اور تطبیق کے میدان میں نئی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ اس لیے ان تحدیات کا علمی تجزیہ تدوین نو کے عمل کو صحیح سمت فراہم کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔

ذیل میں ان اہم فکری اور علمی تحدیات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے جو عصرِ حاضر میں علوم اسلامیہ کی تدوین نو کے عمل کو براہِ راست متاثر کر رہی ہیں۔

1 جدید فکری و فلسفیانہ رجحانات

جدید دور میں فلسفہ، سماجی علوم اور سائنسی نظریات کی تیز رفتار ترقی نے انسانی فکر میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ عقلیت پسندی، مادیت، الحاد، تشکیک، ہیومنزم اور سائنٹزم جیسے رجحانات نے مذہب، وحی، اخلاق اور مابعد الطبیعیات سے متعلق روایتی تصورات کو چیلنج کیا ہے۔ ان نظریات کا اثر صرف مغربی معاشروں تک محدود نہیں رہا بلکہ مسلم دنیا کے علمی، تعلیمی اور فکری حلقوں تک بھی پہنچ چکا ہے، جس کے نتیجے میں اسلامی علوم کے بہت سے مسلمہ مباحث نئے سوالات کی زد میں آئے ہیں۔

علومِ اسلامیہ کی تدوینِ نو کے تناظر میں یہ صورت حال اس امر کی متقاضی ہے کہ جدید فکری رجحانات کا محض رد یا قبول کرنے کے بجائے ان کا علمی اور تنقیدی مطالعہ کیا جائے۔ اسلامی علمی روایت ہمیشہ عقل اور وحی کے درمیان توازن کی قائل رہی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ جدید فلسفیانہ مباحث کا جائزہ قرآن و سنت، مقاصدِ شریعت اور اسلامی فکر کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں لیا جائے۔ اسی متوازن منہج کے ذریعے اسلامی علوم اپنی علمی اصالت کو برقرار رکھتے ہوئے معاصر فکری سوالات کا مؤثر اور مدلل جواب پیش کر سکتے ہیں۔

اسلامی جامعات اور تحقیقی مراکز کی ذمہ داری ہے کہ وہ جدید فلسفیانہ مباحث سے آگاہ ایسے محققین تیار کریں جو ایک طرف اسلامی علمی روایت پر گہری دسترس رکھتے ہوں اور دوسری طرف جدید فلسفے، سماجی علوم اور انسانی فکر سے بھی واقف ہوں۔ یہی استعداد علوم اسلامیہ کی تدوین نو کو مضبوط علمی بنیاد فراہم کر سکتی ہے۔

2 سیکولرزم، لبرلزم اور مابعد جدیدیت کے اثرات

معاصر دور میں سیکولرزم، لبرلزم اور مابعد جدیدیت نے عالمی فکری منظرنامے پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ یہ نظریات مذہب، علم، اخلاق اور انسانی آزادی کے بارے میں نئے تصورات پیش کرتے ہیں، جن کے اثرات مسلم معاشروں اور اسلامی تعلیمی اداروں تک بھی پہنچے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسلامی علوم کے متعدد مباحث نئے سوالات اور فکری چیلنجز سے دوچار ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے علوم اسلامیہ کی تدوین نو میں ان نظریات کا تنقیدی مطالعہ ناگزیر ہو گیا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

سیکولرزم مذہب کو انفرادی زندگی تک محدود کرنے کا نظریہ پیش کرتا ہے، جبکہ اسلام انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح لبرلزم فرد کی آزادی کو بنیادی حیثیت دیتا ہے، لیکن جب یہ آزادی شرعی حدود سے بالاتر سمجھی جائے تو اسلامی تعلیمات سے تصادم پیدا ہوتا ہے۔ مابعد جدیدیت نے مطلق حقیقت اور آفاقی اقدار کے تصور کو چیلنج کیا، جس سے دینی تعبیرات اور اخلاقی اصولوں کے بارے میں شکوک وشبہات نے جنم لیا۔

ان حالات میں علوم اسلامیہ کی تدوین نو کا تقاضا یہ ہے کہ ان فکری رجحانات کا جذباتی نہیں بلکہ علمی اور تحقیقی انداز میں جائزہ لیا جائے۔ قرآن، سنت، مقاصد شریعت اور اسلامی علمی روایت کی روشنی میں ان نظریات کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا تجزیہ کیا جائے، تاکہ اسلامی علوم عصر حاضر کے فکری مباحث کا مؤثر، متوازن اور مدلل جواب پیش کر سکیں۔

3 ڈیجیٹل انقلاب، مصنوعی ذہانت اور جدید تحقیقی ذرائع

ڈیجیٹل انقلاب اور مصنوعی ذہانت نے علمی تحقیق، تدریس اور معلومات تک رسائی کے طریقوں میں بنیادی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ آج اسلامی مخطوطات، تفاسیر، کتب حدیث، فقہی ذخائر اور دیگر علمی مراجع بڑی تعداد میں ڈیجیٹل صورت میں دستیاب ہیں، جس سے محققین کے لیے علمی مواد تک رسائی پہلے کی نسبت کہیں زیادہ آسان ہو گئی ہے۔ اس پیش رفت نے علوم اسلامیہ کی تحقیق اور تدوین کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔

مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل لائبریریاں، آن لائن ڈیٹا بیس اور جدید تحقیقی سافٹ ویئر علمی معاونت کے مؤثر ذرائع بن چکے ہیں، تاہم ان کا استعمال احتیاط اور علمی دیانت کے ساتھ ہونا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت انسانی اجتہاد، فقہی بصیرت اور تحقیقی مہارت کا متبادل نہیں، بلکہ ایک معاون ذریعہ ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے مستند مراجع، تحقیقی اصولوں اور شرعی معیار کو ہمیشہ مقدم رکھا جائے، تاکہ علوم اسلامیہ کی تدوین نو جدید وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی علمی اصالت کو برقرار رکھ سکے۔

4۔ اجتہادی جمود، نصابی مسائل اور ادارہ جاتی کمزوریاں

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی راہ میں ایک اہم رکاوٹ اجتہادی جمود، فرسودہ نصابی ڈھانچہ اور بعض علمی اداروں کی محدود تحقیقی فعالیت بھی ہے۔ عصر حاضر میں پیدا ہونے والے نئے سماجی، معاشی، طبی، قانونی اور سائنسی مسائل ایسے ہیں جن کے حل کے لیے قرآن و سنت، مقاصد شریعت اور اصول فقہ کی روشنی میں فعال اجتہادی عمل ناگزیر ہے۔ اگر اجتہاد کا دائرہ محدود رہے تو اسلامی علوم نئے مسائل کا بروقت اور مؤثر جواب دینے سے قاصر رہیں گے۔

اسی طرح دینی جامعات اور تحقیقی اداروں میں نصابی اصلاح، بین التخصصی تحقیق، جدید تحقیقی مناہج اور علمی تعاون کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ علوم اسلامیہ کی تدوین نو اسی وقت مؤثر ثابت ہو سکتی ہے جب روایتی علمی سرمایہ جدید تحقیق، عصری علوم اور ادارہ جاتی اصلاحات کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ اس طرح اسلامی علمی روایت اپنی اصالت برقرار رکھتے ہوئے موجودہ دور کے فکری اور علمی تقاضوں کو بہتر انداز میں پورا کر سکتی ہے۔

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کے لیے مجوزہ علمی حکمت عملی

علوم اسلامیہ کی تدوین نو محض ایک نظری بحث نہیں بلکہ عصر حاضر کی ایک ناگزیر علمی ضرورت ہے۔ گزشتہ صفحات میں یہ واضح ہو چکا ہے کہ جدید فکری رجحانات، سیکولرزم، لبرلزم، مابعد جدیدیت، ڈیجیٹل انقلاب، مصنوعی ذہانت اور اجتہادی جمود جیسے عوامل نے اسلامی علوم کے سامنے نئے سوالات اور چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ ان چیلنجز کا مؤثر جواب اسی صورت میں ممکن ہے جب تدوین نو کے عمل کو واضح علمی اصولوں، مضبوط تحقیقی منہج اور متوازن حکمت عملی کی بنیاد پر استوار کیا جائے۔

یہ حکمت عملی نہ تو روایتی علمی سرمایہ سے بے اعتنائی پر مبنی ہو اور نہ ہی جدید علوم و تحقیقات سے کنارہ کشی اختیار کرے، بلکہ دونوں کے درمیان ایک متوازن علمی ربط قائم کرے۔ اسی توازن کے ذریعے علوم اسلامیہ اپنی اصل روح، علمی وقار اور عصری افادیت کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے فکری اور عملی مسائل کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

1۔ قرآن وسنت کی مرکزیت

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ قرآن کریم اور سنت نبوی ﷺ کو ہر علمی کاوش کا محور اور اساس بنایا جائے۔ اسلامی علوم کی تمام شاخیں انہی دو بنیادی مصادر سے وجود میں آئی ہیں، اس لیے تدوین نو کا کوئی بھی تصور ان سے الگ ہو کر نہ علمی اعتبار سے قابل قبول ہو سکتا ہے اور نہ شرعی اعتبار سے معتبر۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نئے مسئلے، نظرے اور علمی رجحان کا جائزہ قرآن وسنت کی روشنی میں لیا جانا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن وسنت کی تعبیر میں ائمہ امت، سلف صالحین اور امت کی مستند علمی روایت کو ملحوظ رکھا جائے، تاکہ تجدید اور تدوین نو کے نام پر افراط وتفریط سے بچا جا سکے۔ اس متوازن منہج کے ذریعے اسلامی علوم اپنی اصالت بر قرار رکھتے ہوئے عصر حاضر کے مسائل کا مؤثر اور مدلل حل پیش کر سکتے ہیں۔

2۔ مقاصد شریعت کی رعایت

علوم اسلامیہ کی تدوین نو میں مقاصد شریعت کو بنیادی رہنما اصول کی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ شریعت اسلامیہ کے مقاصد انسان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح، عدل وانصاف کا قیام اور دین، جان، عقل، نسل اور مال کے تحفظ پر مبنی ہیں۔ یہی مقاصد اسلامی قانون اور اسلامی فکر کی روح سمجھے جاتے ہیں۔

عصر حاضر میں متعدد ایسے مسائل سامنے آرہے ہیں جن کی صریح جزئیات قدیم فقہی ذخیرے میں موجود نہیں، تاہم مقاصد شریعت کی روشنی میں ان کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تدوین نو کے عمل میں جزئی مباحث کے ساتھ ساتھ شریعت کے کلی مقاصد کو بھی پیش نظر رکھا جائے، تاکہ جدید مسائل کا حل نہ صرف شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہو بلکہ معاشرے کی حقیقی ضروریات کو بھی پورا کر سکے۔

3۔ اجتماعی اجتہاد اور ادارہ جاتی تحقیق کا فروغ

موجودہ دور کے مسائل اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت پیچیدہ اور بین التخصصی ہیں، اس لیے ان کا حل کسی ایک فرد یا ایک ہی علمی شعبے کے ذریعے ممکن نہیں۔ اس مقصد کے لیے اجتماعی اجتہاد کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے، جس میں علماء، فقہاء، محدثین، ماہرین قانون، معاشیات، طب، سماجیات، ٹیکنالوجی اور دیگر شعبوں کے ماہرین مشترکہ طور پر تحقیق کریں۔

اسی طرح مضبوط تحقیقی اداروں، جامعات اور دینی مدارس کے درمیان علمی تعاون کو بھی فروغ دینا چاہیے۔ مشترکہ تحقیقی منصوبے، علمی کانفرنسیں، تحقیقی جرائد اور بین الاقوامی علمی روابط تدوین نو کے عمل کو مزید مضبوط اور مؤثر بنا سکتے ہیں۔ اس طرح انفرادی آراء کی بجائے اجتماعی علمی بصیرت کو فروغ ملے گا، جو عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کے حل میں زیادہ مؤثر ثابت ہو گی۔

4۔ دینی وعصری علوم کے درمیان علمی تکامل

علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی کامیابی کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ دینی اور عصری علوم کے درمیان موجود فاصلوں کو کم کیا جائے۔ موجودہ دور کے بیشتر مسائل صرف فقہ، تفسیر یا حدیث تک محدود نہیں بلکہ ان کا تعلق معاشیات، قانون، طب، نفسیات، عمرانیات، سیاسیات، میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی سے بھی ہے۔ اس لیے ایسے محققین کی ضرورت ہے جو اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ معاصر علوم سے بھی مناسب واقفیت رکھتے ہوں، تاکہ وہ نئے مسائل کا جامع اور متوازن تجزیہ کر سکیں۔

اس مقصد کے لیے دینی جامعات اور عصری تعلیمی اداروں کے درمیان علمی تعاون، مشترکہ تحقیقی منصوبوں اور بین التخصصی مطالعات کو فروغ دینا ضروری ہے۔ اس علمی تکامل کے ذریعے نہ صرف اسلامی علوم کی افادیت میں اضافہ ہو گا بلکہ اسلامی فکر جدید علمی دنیا کے ساتھ مثبت اور مؤثر مکالمہ بھی قائم کر سکے گی۔ یہی طرز عمل علوم اسلامیہ کی تدوین نو کو زیادہ جامع، مؤثر اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنا سکتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

5۔جدید تحقیقی ذرائع اور ٹیکنالوجی سے مؤثر استفادہ

موجودہ دور میں تحقیق کے ذرائع اور طریقہ کار میں غیر معمولی تبدیلی آچکی ہے۔ڈیجیٹل لائبریریاں، آن لائن علمی ذخائر، مصنوعی ذہانت، تحقیقی سافٹ ویئر اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز نے علمی تحقیق کو زیادہ آسان، تیز اور مؤثر بنا دیا ہے۔علوم اسلامیہ کی تدوین نو کے عمل میں ان جدید ذرائع سے مثبت اور ذمہ دارانہ استفادہ ناگزیر ہے، کیونکہ ان کے ذریعے نادر مخطوطات، مستند کتب اور عالمی علمی سرمایہ تک بآسانی رسائی ممکن ہوگئی ہے۔

تاہم جدید ٹیکنالوجی کو صرف ایک معاون ذریعہ سمجھنا چاہیے، نہ کہ علمی تحقیق اور اجتہاد کا متبادل۔مصنوعی ذہانت اور دیگر جدید ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات کو مستند اسلامی مراجع، تحقیقی اصولوں اور علمی دیانت کی روشنی میں جانچنا ضروری ہے۔اگر جدید وسائل کو شرعی اصولوں اور تحقیقی معیار کے ساتھ استعمال کیا جائے تو وہ علوم اسلامیہ کی تدوین نو کو مضبوط، مؤثر اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

نتائج

1۔ تحقیق سے یہ واضح ہوا کہ علوم اسلامیہ کی تدوین نو سے مراد اسلامی تعلیمات میں تبدیلی نہیں، بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی علوم کو عصر حاضر کے علمی، فکری اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق منظم اور مؤثر انداز میں پیش کرنا ہے۔

2۔علوم اسلامیہ کی تدوین نو کی بنیاد قرآن وسنت، مقاصد شریعت، اجتہاد اور امت کی مستند علمی روایت پر استوار ہونی چاہیے، تاکہ اسلامی علوم اپنی اصالت برقرار رکھتے ہوئے معاصر مسائل کا مؤثر حل پیش کرسکیں۔

3۔معاصر فکری رجحانات، سیکولرزم، لبرلزم، مابعد جدیدیت، ڈیجیٹل انقلاب اور مصنوعی ذہانت نے اسلامی علوم کے سامنے نئے علمی اور فکری چیلنجز پیدا کیے ہیں، جن کا علمی اور تحقیقی جواب وقت کی اہم ضرورت ہے۔

4۔موجودہ دور کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے اجتماعی اجتہاد، بین التخصصی تحقیق اور دینی و عصری علوم کے درمیان مؤثر علمی تعاون ناگزیر ہے۔

5۔جدید تحقیقی ذرائع، ڈیجیٹل لائبریریوں اور مصنوعی ذہانت سے مثبت اور ذمہ دارانہ استفادہ علوم اسلامیہ کی تحقیق اور تدوین کو مزید مؤثر بنا سکتا ہے، بشرطیکہ شرعی اصولوں اور تحقیقی دیانت کو مقدم رکھا جائے۔

6۔دینی جامعات، یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کے درمیان علمی اشتراک اور نصابی اصلاحات علوم اسلامیہ کی تدوین نو کے عمل کو مضبوط اور مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔

7۔علوم اسلامیہ کی تدوین نو ایک مسلسل علمی عمل ہے، جس کا مقصد اسلامی علمی روایت کی حفاظت کرتے ہوئے اسے ہر دور کے نئے فکری اور عملی مسائل سے ہم آہنگ بنانا

سفارشات

1۔علوم اسلامیہ کی تدوین نو کے لیے قرآن، سنت، اجماع اور امت کی مستند علمی روایت کو بنیادی ماخذ کی حیثیت سے برقرار رکھا جائے، تاکہ علمی تجدید اسلامی اصولوں کے مطابق انجام پائے۔

2۔دینی جامعات اور عصری تعلیمی اداروں کے درمیان مؤثر علمی تعاون کو فروغ دیا جائے، تاکہ دینی اور عصری علوم کے درمیان موجود فاصلہ کم ہو اور بین التخصصی تحقیق کو وسعت ملے۔

3۔معاصر فکری و علمی مسائل کے حل کے لیے اجتماعی اجتہاد، علمی مکالمہ اور تحقیقی مراکز کے باہمی اشتراک کو مضبوط بنایا جائے، تاکہ نئے مسائل کا جامع اور مستند حل پیش کیا جا سکے۔

4۔دینی نصاب، تحقیقی مناہج اور تدریسی اسالیب کا وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر انہیں عصر حاضر کے علمی اور معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے، تاہم اسلامی علمی روایت کی اصالت کو ہر صورت محفوظ رکھا جائے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 03 Issue No: 01 (2026)

5۔ڈیجیٹل لائبریریوں، مصنوعی ذہانت اور جدید تحقیقی ذرائع سے ذمہ دارانہ اور مؤثر استفادہ کو فروغ دیا جائے، نیز ان کے استعمال کے لیے علمی و اخلاقی رہنما اصول مرتب کیے جائیں۔

6۔اسلامی جامعات اور تحقیقی اداروں میں ایسے محققین کی تیاری پر خصوصی توجہ دی جائے جو اسلامی علوم کے ساتھ جدید سماجی، سائنسی اور تکنیکی علوم سے بھی مناسب واقفیت رکھتے ہوں، تاکہ معاصر مسائل کا جامع تجزیہ ممکن ہو سکے۔

7۔علوم اسلامیہ کی تدوین نو کو ایک مستقل علمی اور تحقیقی عمل کے طور پر فروغ دیا جائے، تاکہ اسلامی علوم ہر دور کے نئے فکری، سماجی اور سائنسی مسائل کے حوالے سے مؤثر، مستند اور قابل عمل رہنمائی فراہم کرتے

حوالہ جات

1۔ قرآن کریم۔

2۔ابو اسحاق الشاطبی، **الموافقات**، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2004ء۔

3۔ابو حامد الغزالی، **المستصفی من علم الاصول**، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1993ء۔

4۔ابن خلدون، **المقدمہ**، بیروت: دار الفکر، 2005ء۔

5۔عبد الوہاب خلاف، **علم اصول الفقہ**، قاہرہ: دار القلم، 2002ء۔

6۔عبد الکریم زیدان، **الوجیز فی اصول الفقہ**، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 2006ء۔

7۔وہبہ الزحیلی، **اصول الفقہ الاسلامی**، دمشق: دار الفکر، 2001ء۔

8۔ محمد فتحی الدرینی، **خصائص التشریع الاسلامی**، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 2006ء۔

9۔یوسف القرضاوی، **الاجتہاد فی الشریعۃ الاسلامیہ**، قاہرہ: دار الشروق، 1998ء۔

10۔طہ جابر العلوانی، **اصول الفقہ الاسلامی**، ہرندن: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1995ء۔

11۔طہ جابر العلوانی، **ادب الاختلاف فی الاسلام**، ہرندن: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1993ء۔

12۔اسماعیل راجی الفاروقی، **اسلامیۃ المعرفۃ**، ہرندن: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، 1987ء۔

13۔سید محمد نقیب العطاس، **اسلام اور سیکولرزم**، کوالالمپور: ISTAC، 1993ء۔

14۔ فضل الرحمن، **اسلام اور جدیدیت**، شکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 1982ء۔

15۔ محمد عمارہ، **ازمۃ الفکر الاسلامی المعاصر**، قاہرہ: دار الشروق، 2003ء۔

16۔ابو زہرہ، **اصول الفقہ**، قاہرہ: دار الفکر العربی، 1958ء۔

17۔عبد الکریم زیدان، **المدخل لدراسۃ الشریعۃ الاسلامیۃ**، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 2001ء۔

18۔ محمد ہاشم کمالی، **اصول الفقہ**، کیمبرج: اسلامی ٹیکسٹس سوسائٹی، 2003۔